Urdu Tanqeed mein Kashiful Haqaique ka maqam aur Imdad Imam Asar ki tanqeedi basirat

B.A URDU (HONS)

Lecture-1

کاشف الحقائق ' امداد امام اثر کی مشہور زمانہ کتاب ہے۔ اس کی قاموسی حیثیت آج بھی مسلم ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اردو ادب کی تاریخ میں اثر کا نام اسی کتاب کی بدولت ہے۔ اس مضمون کا اصل مقصد 'کاشف الحقائق ' میں درج اثر کی ان آرا کا جائزہ لینا ہے جو شیخ امام بخش ناسخ کے متعلق ہیں۔ اس ضمن میں وہ باتیں بھی در آئی ہیں جن کا تعلق اثر کے تصور شعر اور تصور غزل سے ہے۔ اس بات کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اپنے عہد کے برعکس امداد امام اثر ان چند لوگوں میں سے ایک ہیں جو شاعری میں اصلاح کے قائل ضرور ہیں لیکن اپنی روایت، تہذیب اور ثقافت سے پوری طرح دستبردار ہونے پر آمادہ نہیں۔ کاشف الحقائق کے مطالعے سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ جہاں ' مقدمۂ شعر و شاعری' میں اردو کی تمام اہم اصناف کو بے اعتنا سمجھا گیا ہے اور مثنوی کو اغراض شاعری کے لیے بے حد کارآمد بتایا گیا ہے، وہیں امداد امام اثر اپنی کتاب میں صنف غزل کو زیادہ معتبر سمجھتے ہیں۔ غزل کی یہ اہمیت اثر کے یہاں صرف تنقید ہی سے نہیں شاعری سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ امداد امام اثر کی اس اہمیت اور معنویت پر ڈاکٹر سرور الہدیٰ صاحب نے اپنی مرتب کردہ کتاب 'دیوانِ امداد امام اثر' کے مقدمے میں مفصل اور بامعنی گفتگو کی ہے۔

امداد امام اثر شاعری کی تقسیم مضامین کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک شاعری ازروے تقاضاے مضامین دو قسم کی ہے کیوں کہ عالم دو نہج پر واقع ہوا ہے۔ مادی اور غیر مادی۔ اسی وجہ سے شاعری کی ایک قسم خارجی ہے اور دوسری داخلی۔ شاعری کی ان دو قسموں کی اساس پر شعرا کو تین خانوں میں بانٹتے ہیں، ایک خارجی، دوم داخلی اور سوم خارجی و داخلی۔ خارجی رنگ کی شاعری کرنے والے اردو کے عمدہ شاعر کی مثال میں نظیر اکبر آبادی، داخلی رنگ میں میر تقی میر اور خارجی و داخلی دونوں رنگوں پر ید طولیٰ رکھنے والے شاعروں میں میر انیس کو پیش کیا ہے۔ میر کو سہل ممتنع، داخلی سوز و گداز، غم و اندوہ اور محرومی و محزونی کا شاعر سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ میر کی مثنویات بھی اپنی طرز میں بے مثال ہیں لیکن ان کی پہچان غزل سے قائم ہوئی ہے۔ لہٰذا اثر نے شاعروں کی جو درجہ

بندی کی ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اثر کے نزدیک غزل کا بنیادی وصف کیا ہے۔ بالفاظ دیگر غزلیہ شاعری کی شناخت کن عناصر پر قائم ہوتی ہے۔ اثر خارجی اور داخلی پہلو کے بارے میں لکھتے ہیں:

خارجی پہلو کی شاعری برتنے کے واسطے اطلاع عام کی بڑی حاجت ہے۔ بر خلاف اس کے داخلی شاعری میں معاملات خارجیہ کے دانست کی بہت حاجت نہیں ہوتی۔ داخلی شاعر کا درون ہی اس کی کائنات ہے جو وارداتِ ذہنیہ اور معاملات قلبیہ اس کے ادراک میں جگہ رکھتے ہیں انھیں وہ موزوں کر دیتا ہے۔

(کاشف الحقائق، امداد امام اثر، قومی کونسل فروغ اردو زبان نئی دہلی، دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۸، ص: ۴۱۱)

درج بالا بیان سے بھی یہی بات مترشح ہے کیوں کہ ان کے نزدیک خارجی پہلو کی شاعری میں اطلاع عام کی بڑی حاجت ہے لیکن داخلی رنگ کے لیے اطلاع عام یعنی معاملات خارجیہ کی بہت دانست ضروری نہیں ہے۔ حالاں کہ معاملات خارجیہ کے بغیر واردات ذہنیہ کا وجود محال ہے۔ اطلاع عام کے بغیر بیشتر معاملات قلبیہ کا ظہور میں آنا بھی مشکل ہے۔ اثر اشیاے خارج کی موجودگی کے سبب سے بھی کسی شعر کا رنگ خارجی قرار دیتے ہیں۔ مومن کی غزل "کرتا ہے قتل عام وہ اغیار کے لیے" پر تبصرہ کرتے ہوئے اثر لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ گھر بار، رخسار، اور زنار اشیاے خارجیہ سے ہیں۔ ناچار ان اشعار کے مضامین بھی خارجی پہلو سے بندھے ہیں۔ (ایضاً، ص: ۴۲۵)

Dr. H M Imran

Assistant Professor

Dptt. Of Urdu, S S College, Jehanabad

Imran305@gmail.com